لالچ بہت بری بلا ہے

جاپان کی یہ کہانی بہت مشہور ہے۔ اکثر جاپانی کہانیاں بوڑھے دادا، دادی یا نانا نانی کے بارے میں ہو تی ہیں۔ یہ کہانی بھی ایک ایسے ہی جوڑے کے بارے میں ہے۔

بہت دنوں کی بات ہے۔ ایک سر سبز وادی میں ایک بوڑھا بوڑھی رہتے تھے۔ دونوں بڑے سکون سے زندگی گزار رہے تھے۔ بوڑھی اماں روز صبح صبح اٹھتی، چاول ابالتی ، ہاتھوں پر ٹھنڈا پانی لگا کر ان گرم گرم چاولوں کی تکون ٹکیاں بناتی۔ پھر ان ٹکیوں کو سمندری پتوں میں لپیٹ دیتی۔ بوڑھے بابا کی یہ من پسند غذا تھی۔ اماں ان ٹکیوں کو ایک پھولدار رومال میں باندھ کر بابا کو دے دیتی اور وہ پہاڑوں پر کام کرنے کے لیے خوشی خوشی چلا جاتا۔

بوڑھا لکڑھارا تھا اور لکڑیاں بیچ کو گزارا کرتا تھا۔ دن ایسے ہی آرام سے گذر رہے تھے کہ ایک دن ایک عجیب واقعہ ہوا۔ بابا اپنے کام سے فارغ ہو کر کھانا کھانے کے لیے ایک کٹے ہوئے درخت کے تنے پر بیٹھ گیا۔ اس تنے کے قریب زمین میں ایک سوراخ تھا۔ چیونٹیوں کی قطاریں سوراخ میں آ جا رہیں تھیں۔ بابا بڑے شوق سے تھوڑی دیر ان کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے چاول کی ٹکیاں کھانے کے لیے رومال کھولا۔ شاید اس کا دھیان پورا نہیں تھا ابھی ایک ٹکی ہی نکالی تھی کہ وہ ہاتھ سے پھسل پڑی اور لڑھکتی ہوئی سوراخ میں چلی گئی۔

بابا کو بھوک بڑے زوروں کی لگی ہوئی تھی۔ آؤ دیکھا نہ تاؤجھک کر سوراخ میں ہاتھ ڈال دیا کہ چاولوں کی ٹکی نکال سکے۔ اسی وقت سوراخ کے اندر سے آواز آئی "چاولوں کی ٹکی گری ہے"۔ بابا کو بڑی حیرت ہوئی ۔ ذہن میں آیا کہ ضرور کوئی اندر ہے اس لیے اور جھک کرجھانکنے کی کوشش کی لیکن ہوا یہ کہ خود بھی سوراخ میں لڑھک پڑے۔ سوراخ کے نیچے ایک چھوٹا سا غار تھا۔ دراصل وہ چوہوں کا گھر تھا۔

بابا یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ بہت سے چوہے غار کے اندر ایک دائرہ بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کے بیچ ایک بڑا سا برتن پڑا تھا۔ اس برتن میں موچی یعنی کہ چاولوں کا حلوہ پڑا تھا اور چوہے بڑے شوق سے کھا رہے تھے۔ بابا کو دیکھتے ہی سارے چوہے اٹھ کھڑے ہوئے اور یک زبان ہو کر کہنے لگے "بابا چاولوں کی مزیدار ٹکی کا بہت شکریہ"۔ بابا یہ سن کر بہت خوش ہوا۔ چوہوں کو وہ نرم دل بابا بہت اچھا لگا۔ انہوں نے اس کو بڑے احترام سے اپنے پاس بٹھایا اور اسے خوب پیٹ بھر کر چاولوں کی موچی کھلائی۔ پھر جب بابا ان سے رخصت ہونے لگا تو چوہوں نے اس کو سونے کی بہت ساری اشرفیاں تحفے میں دیں۔ بابا بہت شکرگذار ہوا اور خوشی خوشی اشرفیوں کی تھیلی لئے گھر واپس آ گیا۔

بوڑھی اماں کو کہنے لگا تم اتنے مزے کی ٹکیاں بناتی ہو کہ آج ان کیوجہ سے ہم مالدار ہو گئے ہیں۔ ان کے گھر کے ساتھ ہی ایک اکیلا بوڑھا رہتا تھا۔ اس نے بابا کی بات سن لی۔ فورا ان کے گھر آگیا اور پوچھنے لگا کہ کیا ہوا ہے۔ بابا سے سارا قصہ اس کو بھی سنا دیا۔ ہمسایہ بوڑھا بہت لالچی انسان تھا۔ اگلے دن وہ صبح سویرے اٹھا اور چاولوں کی ٹکیاں لے کر بابا کی بتائی ہوئی جگہ چلا گیا۔ ایک ٹکی کو سوراخ کے اندر پھینک دیا۔ پھر خود بھی سوراخ میں اتر گیا۔ وہاں چوہے حسب معمول موچی بنا رہے تھے۔ساتھ ساتھ لہک لہک کر یہ گانا بھی گا رہے تھے

"چاہے جتنے بھی بڑے کیوں نہ ہو جائیں
ہم بلی کی آواز نہیں سننا چاھتے"

چوہوں نے بوڑھے ہمسایہ کو دیکھا تو کہا کہ چاولوں کی ٹکی کا بہت شکریہ۔ بوڑھے کوتو اشرفیاں لینے کی جلدی تھی۔ چلا کرکہنے لگا جلدی سے مجھے موچی کھلاؤ۔ چوہے سہم سے گئے۔ فورا بوڑھے کے ذہن میں وہ گانا آگیا جو چوہے گا رہے تھے۔ بس پھر کیا تھا اس نے زور سے بلی کی آواز نکالی "میاؤں"۔ اس آواز کے ساتھ ہی غار میں گھپ اندھیرا پھیل گیا اور سب چوہے ڈر کر بھاگ گئے۔ بوڑھا بہت خوش ہو گیا کہ اب تو ساری دولت میری ہو گئی ہے۔ اندھیرے میں کچھ دکھائی تو دے نہیں رہا

تھا ہاتھوں سے ہی ٹٹول ٹٹول کر اشرفیوں کا سب سے بڑا ڈبہ اٹھا لیا اور جلدی سے باہر نکلنے کا ارادہ کیا۔ لیکن اندھیرے میں باہر جانے کا راستہ ہی کہیں نہیں ملا۔ ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر تھک گیا، خوب رویا چلایا لیکن باہر نہ نکل سکا۔ اندھیرے میں ایسے ہی راستہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے ایک دن وہ انسان سے کینچوا بن گیا۔

سچ ہے کہ لالچ بہت بری بلا ہے۔ جو انسان صبر شکر اور پیار سے وقت گزارتا ہے اس کی زندگی ہی سب سے سہل ہوتی ہے۔

عفت جبین